Ali Infoz 03101190027

ہوم اکنامکس

باب 1

گھریلو معاشیات

Home Economies

سوال 1: مندرجہ ذیل میں سے صحیح پر (☑) اور غلط پر (☒) کا نشان لگائیں۔

1: گھریلوں معاشیات کے مطالعے کا مقصد فرد اور خاندان کی فلاح و بہبود ہے۔ ☑

2: بنیادی طور پر گھریلو معاشیات کی پانچ شاخیں ہیں۔ ☑

3: شعبہ انسانی نشوونما بچوں کی بیماریوں کے علاج کا مطالعہ ہے۔ ☒

4: شعبہ گھریلو انصرام ذرائع کے حصول کا مطالعہ کرتا ہے۔ ☒

5: ماہرین غذائیت غذا کے صحیح استعمال کا تعین کرتی ہیں۔ ☑

سوال 2: مندرجہ ذیل سوالوں کے مختصر جواب دیجیے۔

س1: گھریلو معاشیات کی تعریف کریں۔

ج: ایلن۔ ایچ رچرڈز نے 1908 میں گھریلو معاشیات کی تعریف ان الفاظ میں کی ہے۔

"ایک بے مثال خاندانی زندگی جہاں جدید سائنسی ذرائع کے بہترین استعمال سے صاف ستھرا اور سادہ گھریلو ماحول ہوتا کہ تمام افراد خانہ اپنی زندگی کے خصوصی اور عمومی مقاصد کو حاصل کر سکیں گے۔

س2: گھریلوں معاشیات کے مختلف شعبوں کے نام لکھیں۔

جواب: گھریلوں معاشیات کے مختلف شعبے مندرجہ ذیل ہیں۔

1: شعبہ انسانی نشوونما 2: شعبہ غذا اور غذائیت

3: شعبہ، پارچہ بافی و پارچہ سازی 4: شعبہ گھریلو انصرام

5: شعبہ فن و ڈیزائن

س3: گھریلو زندگی میں انتظام و انصرام کی کیا اہمیت ہے۔

ج: گھریلو زندگی میں انتظام اور انصرام کو بہت زیادہ اہمیت حاصل ہے۔ انصرام کا مطلب منصوبہ بندی، انتظام اور جائزے کا فن ہے۔ انتظام و انصرام سے خاندانی زندگی خوشگوار بنائی جاسکتی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ وسائل کے بہترین استعمال اور تخمینہ سازی میں بھی معاون ثابت ہوتا ہے۔ انتظام و انصرام براہ راست انسانی زندگی پر اثر انداز ہوتا ہے۔

س4: افراد خانہ کی بنیادی ضروریات کون کونسی ہیں؟

جواب: افراد خانہ کی بنیادی ضروریات یہ ہیں۔

1: افراد خانہ کے لئے گھر نہایت ضروری ہے اور یہ افراد کی جسمانی و سماجی تعلق سے بنتا ہے۔

2: افراد خانہ کے لئے دوسری اہم ضرورت خوراک اور غذائیت کی ہے۔

3: افراد خانہ کے لئے تیسری اہم ضرورت لباس کی ہے۔

4: افراد خانہ کے لئے گھر کا ماحول آرام دہ اور خوبصورت بنانا ضروری ہے۔

5: افراد خانہ کے لئے ضروری ہے کہ وہ ان تمام عوامل کی مجموعی طور پر منصوبہ بندی وسائل کے مطابق کریں۔

س5: گھریلو معاشیات کے مختلف پیشوں کے نام لکھیں۔

ج: گھریلو معاشیات کے مختلف پیشوں کے نام یہ ہیں۔

1: ماہرین غذائیت و ڈائیٹیشن۔ 2: ہوٹل اور ریستوران مینیجرز

3: سماجی بہبود کے کارکن 4: بچوں کی نشوونما کی ماہرین۔

5: ماہر تعلیم 6: ماہرین تجارت 7: ماہرین تحقیق۔

سوال 3: مندرجہ ذیل سوالوں کے تفصیلاً جواب لکھیں۔

س1: گھریلو معاشیات کے مختلف شعبوں کو تفصیلاً بیان کریں۔

ج: گھریلو معاشیات کے مختلف شعبے مندرجہ ذیل ہیں۔

1: شعبہ انسانی نشوونما: یہ شعبہ مختلف جسمانی، نفسیاتی اور معاشرتی تبدیلیوں کا سائنسی نقطہ نظر سے مطالعہ کرتا ہے۔ بنیادی طور پر یہ شعبہ بچوں کی نشوونما اور ان کی پرورش سے منسلک ہے۔

2: شعبہ غذا اور غذائیت: یہ شعبہ غذا اور غذائی اجزاء کی ساخت، جسم میں ان کے استعمال اور اخراج کا گہرا مطالعہ کرتا ہے۔

3: شعبہ پارچہ بافی و پارچہ سازی: یہ شعبہ پارچہ جات، پارچہ سازی، فیشن اور فیشن ڈیزائن سے متعلق دیگر پہلوؤں کا مطالعہ کرتا ہے۔ یہ شعبہ مختلف قسم کے ریشوں، ساخت اور ان کے خواص کا مطالعہ بھی کرتا ہے۔

4: شعبہ، گھریلو انصرام: اس شعبہ کا مرکز مطالعہ منصوبہ بندی، تنظیم اور جائزہ کا وہ عمل ہے جو ذرائع کی مدد سے خاندانی مقاصد کے حصول میں مدد دیتا ہے۔

5: شعبہ فن و ڈیزائن: یہ شعبہ آرٹ و فن کے اصولوں اور عوامل کی مدد سے گھروں اور زندگی میں خوبصورتی لانے کا ضامن سمجھا جاتا ہے۔

س2: معاشرے کی فلاح و بہبود میں گھریلو معاشیات کے کردار پر نوٹ لکھیں۔

جواب: معاشرے کی فلاح و بہبود میں گھریلو معاشیات کا کردار نہایت ہی اہم ہے۔ جس معاشرے میں گھریلو معاشیات کے اصول کارفرما ہیں وہ معاشرہ ترقی کی راہ پر گامزن ہے۔ گھریلو معاشیات سے لوگوں کی اخراجات اور آمدن میں ایک منصوبہ بندی اور ایک طریقہ کار بن جاتا ہے۔ جن سے ہر کام اور ہر مرحلہ خوش اسلوبی سے طے پاتا ہے۔ گھریلو معاشیات بطور ایک اہم ضابطہ تعلیم، انسانی گھریلو زندگی، خوشحالی اور معاشرے کی فلاح و بہبود میں نہایت مددگار ہے۔ الغرض معاشرے کی فلاح و بہبود میں گھریلو معاشیات ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتا ہے

س3: گھریلو معاشیات کی اہمیت اور مختلف پیشوں کو بیان کریں۔

جواب: گھریلو معاشیات کی اہمیت نہ صرف تعلیم حیات بلکہ پیشہ ورانہ تعلیم و تربیت تک بھی رسائی رکھتی ہے۔ اگر ایک طرف گھریلو معاشیات معاشرے کی بہبود و ترقی میں مددگار ثابت ہوا ہے۔ تو دوسری طرف گھریلو معاشیات سائنس، مذہب و ادب اور فنون سے گھریلو زندگی کا معیار بہتر بناتا ہے۔

Scanned with CamScanner

مختلف پیشے:

۱: **ماہرین غذائیت وڈائیٹیشین:** ماہرین غذائیت مختلف اداروں میں افراد کے لئے غذا کے صحیح استعمال کا تعین کرتی ہیں۔ جبکہ ڈائیٹیشن ہسپتالوں میں مریضوں کے لئے ان کی ضرورت اور بیماری کے مدنظر غذا کی منصوبہ بندی کرتی ہیں۔

۲: **ہوٹل اور ریستوران مینیجرز:** گھریلوں معاشیات کی ماہرین کی ایک بہت بڑی تعداد مختلف ہوٹلوں اور ریستوران میں اعلیٰ عہدوں پر انتظام و انصرام کی ذمہ داریاں نبھا رہی ہیں۔

۳: **سماجی بہبود کے کارکن:** یہ ادارہ خاندانی مسائل کے حل، بچوں کی نگہداشت، گھریلو اور انسانی انصرام، بجٹ بنانے، فیصلہ سازی اور دوسرے امور کے کام انجام دے رہی ہیں۔

☆☆☆☆☆

باب 2 انصرام طعام

Meal Managements

۱: مناسب الفاظ کی مدد سے خالی جگہیں پر کریں۔

ا۔ انصرام طعام فیصلہ سازی اور عمل کرنے کے تعلق کو کہا جاتا ہے۔

ب۔ مائع غذا **20-25** منٹ میں ہضم ہو جاتی ہے۔

ج۔ اپنی آمدنی میں خوراک کے لئے رقم کی منصوبہ بندی کو مینیو کہا جاتا ہے۔

د۔ بچے کو گھٹی کے طور پر ماں کا دودھ ہی دینا چاہیے۔

ہ۔ مختصر عرصے کے لئے کوئی دلچسپی یا فیشن ---- کہلاتا ہے۔

۲: مندرجہ ذیل سوالوں کے مختصر جواب دیجئے۔

س۱: انصرام طعام کی تعریف کریں۔

ج: انصرام طعام دو الفاظ کا مرکب ہے۔

طعام: طعام کا مطلب ہے ایک وقت کا کھانا۔ یا پیش کی گئی خوراک میں اپنی جسمانی ضرورت کے مطابق حصہ نکالنے کو طعام کہتے ہیں۔

انصرام: منصوبہ بندی، انتظام اور جائزے کے فن کو انصرام کہتے ہیں۔

انصرام طعام سے مراد کھانے پینے سے متعلقہ امور کا عمل ہے۔

س۲: انصرام طعام پر اثر انداز ہونے والے عوامل کے نام لکھیں؟

جواب: انصرام طعام پر اثر انداز ہونے والے عوامل مندرجہ ذیل ہیں۔

۱: خوراک کی موزونیت، (Adequancy of Food)

۲: اشیاء خوراک کی فراہمی (Availability of Food)

۳: رسم و رواج (Customs & Traditions)

۴: معاشی پہلو (Economic Consideration)

۵: ذاتی پسند و ناپسند (Personal likes and dislikes)

۶: اشیاء خوراک کی مناسبت (Suitability of foods)

۷: موسمی غذاؤں کی دستیابی Seasonal Availability of foods)

۸: خوراک کی سیری کا معیار وغیرہ (Staying Quality of Food)

س۳: مینیو کی تعریف کریں؟

جواب: مینیو سے مراد ہے خوراک کی لسٹ بنانا۔ ایک سے زیادہ وقت کے لئے کھانے کے منصوبے کو مینیو کہتے ہیں۔ یعنی ضرورت کے مطابق اور اپنی آمدنی کو دیکھ کر لسٹ بنانے کے عمل کو مینیو کہتے ہیں۔

س۴: افراد خانہ کی غذائی ضروریات ایک دوسرے سے کیوں مختلف ہوتی ہیں؟

جواب: افراد خانہ کی غذائی ضروریات ایک دوسرے سے مختلف عوامل کی بنا پر مختلف ہوتی ہیں۔ وہ عوامل مندرجہ ذیل ہیں۔

۱: عمر ۲: جنس ۳: کام کی نوعیت

۴: حالت صحت ۵: افراد خانہ کی پسند و ناپسند

بعض گھرانوں میں بڑوں کی تعداد اور محنت کرنے والوں کی تعداد زیادہ ہوتی ہے اس لئے وہاں زیادہ خوراک درکار ہوتی ہے جبکہ بعض گھرانوں میں افراد کی تعداد چھوٹے بچوں اور کم محنت کرنے والے افراد پر مشتمل ہوتی ہے۔ وہاں غذائی ضروریات کم ہوتی ہیں۔

۳: مندرجہ ذیل سوالوں کے مفصل جواب لکھیں۔

س۱: انصرام طعام کے اصول اور ان پر اثر انداز عوامل کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

جواب: انصرام طعام کے اصول مندرجہ ذیل ہیں۔

۱: خوراک کی موزونیت، ۲: اشیاء خوراک کی فراہمی

۳: رسم و رواج، ۴: معاشی پہلو

۵: ذاتی پسند و ناپسند ۶: اشیاء خوراک کی مناسبت

۷: موسمی غذاؤں کی دستیابی

۸: خوراک کی سیری کا معیار ۹: تیاری میں آسانی

اثر انداز ہونے والے عوامل:

انصرام طعام کے اصولوں پر اثر انداز ہونے والے عوامل مندرجہ ذیل ہیں۔

عمر، جنس اور جسمانی ضروریات انصرام طعام کے اصولوں پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ بعض گھرانوں میں بڑے افراد کی تعداد زیادہ ہوتی ہیں وہاں اخراجات بھی زیادہ ہوتے ہیں جبکہ بعض گھرانوں میں افراد کی تعداد کم ہوتی ہیں وہاں اخراجات بھی کم ہوتے ہیں، قومی، مذہبی اور علاقائی رسوم اور مذہبی تہوار بھی انصرام طعام کے اصولوں پر اثر انداز ہوتی ہیں۔ خاندانی آمدنی اور موسمی حالات بھی انصرام طعام پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ چیزوں کی قیمتیں اور موسمی پھل اور سبزیاں بھی انصرام طعام پر اثر انداز ہوتی ہیں۔

س: مینیو بنانے کے فوائد اور اصول پر تفصیلاً نوٹ لکھیں؟

جواب: مینیو سے مراد ہے خوراک کی لسٹ بنانا۔

مینیو بنانے کے فوائد مندرجہ ذیل ہیں۔

ا: مینیو بنانے سے خواتین اس جھنجھٹ سے بچ جاتی ہیں کہ وہ کیا پکائیں۔

ب: مینیو بنانے سے بلاضرورت اشیاء کی خریداری سے بچ جاتے ہیں۔ اور ساتھ ہی بچی ہوئی اشیاء یا کھانے کو منفرد انداز دے کر دوبارہ بھی استعمال کیا جا سکتا ہے۔

Ali Imtiaz 03101190027

Scanned with CamScanner

ج: اس سے افرادِ خانہ کو غذائیت سے بھرپور غذا بروقت اور صحیح حالت میں مل جاتی ہے۔

د: مینیو ہماری روزمرہ زندگی میں تنظیم اور منصوبہ بندی لاتا ہے۔

ہ: مینیو بنانے سے ہم اپنے گھرانے کو صحت بخش، سادہ اور غذائیت سے بھرپور خوراک مہیا کر سکتے ہیں۔

مینیو بنانے کے اصول: بنیادی طور پر مینیو سازی کے چار اصول ہیں۔

ا: توازن: توازن سے مراد ذائقہ، رنگ یا اشکال میں توازن اس طرح سے لانا کہ جب کھانا تیار ہو جائے تو ہر ڈش دوسرے سے منفرد نظر آئے۔

ب: تنوع: اس سے مراد یہ ہے کہ آپ کو ایک وقت میں مختلف اقسام کے کھانے مل جاتے ہیں ہمیشہ کوشش کرنی چاہئے کہ ایک ہی طرح کے اشیاء دونوں وقت کے کھانوں میں شامل نہ کی جائیں۔

ج: تضاد: اس سے مراد یہ ہے کہ چیزوں کی بناوٹ کرتے وقت ان کو مختلف اشکال کو سائز اور شکل میں کاٹ کر ان میں دلچسپی پیدا کر سکتے ہیں۔

د: رنگ: خوش رنگ کھانے فوراً ہی توجہ حاصل کر لیتے ہیں۔ اس بات کا خیال رکھا جائے کہ ہمارے کھانوں میں رنگ اور خوبصورتی سبزیوں اور پھلوں کی وجہ سے آتی ہے۔

س۳: افرادِ خانہ کی غذائی ضروریات کے بارے میں لکھیں۔

جواب: افرادِ خانہ کی غذائی ضروریات مندرجہ ذیل ہیں۔

ا: حاملہ اور دودھ پلانے والی ماؤں کی خوراک:

حاملہ عورت اور ان کے بچے کو خوراک کی اشد ضرورت ہوتی ہے۔ حاملہ عورت کو 4-3 کپ دودھ روزانہ غذا کا حصہ ہو گوشت، مرغی، مچھلی، کلیجی، انڈے وغیرہ خوراک میں شامل ہوں۔ اس کے علاوہ دالیں، سبزیاں اور پھل بھی زیادہ استعمال کرنے چاہئے۔

ب: 4 ماہ سے ایک سال کے بچے کی غذائی ضروریات

چار سے چھ ماہ تک بچے کی غذائی ضروریات ماں کے دودھ سے پوری ہو جاتی ہیں۔ لیکن اس کے بعد بچے کو مسلا ہوا کیلا، دلیہ، سوجی، کھیر، آلو، کھچڑی اور انڈے کی زردی وغیرہ بھی کھلائے جائیں۔

ج: ۱ سے ۴ سال کی عمر کے بچوں کی غذائی ضروریات: اس عمر کے بچوں کو سب چیزیں کھلائی جا سکتی ہیں لیکن گھی، مرچ، مصالحے زیادہ نہ ہو اور خیال رکھا جائے کہ بچہ بازاری کھانوں سے دور رہے۔

د: لڑکپن اور نوجوانوں کی غذائی ضروریات: (13 سے 19 سال) اس عمر میں بچوں کو زیادہ خوراک کی ضرورت ہوتی ہے اور خاص کر وہ خوراک جس میں لحمیات اور حرارے زیادہ ہوں۔ لحمیات حاصل کرنے کے لئے گوشت، مرغی، مچھلی اور دالیں ضرور دینی چاہیے۔

ہ: مردوں اور عورتوں کی غذائی ضروریات: بڑے عمر کے مردوں اور عورتوں کے لئے زیادہ خوراک کی ضرورت ہوتی ہے تاہم بہت زیادہ گوشت، چکنائی اور میٹھی اشیاء سے اجتناب کرنا چاہیے۔

ی: معمر افراد کی غذائی ضروریات: ایسے افراد کے لئے خوراک اچھی طرح نرم اور پکی ہوئی ہو۔ اسی طرح پھلوں کا رس، شوربا، یخنی، فرنی، ابلی ہوئی دالیں اور سبزیاں ضرور دینی چاہئیں۔

س۴: غذا کے بارے میں غلط فہمیاں ہماری صحت کو کیسے متاثر کرتی ہیں، مثالوں سے واضح کریں۔

جواب: جدید معاشرے میں ہمیں لاتعداد غلط فہمیاں نظر آتی ہیں جو کہ غیر سائنسی ہیں۔

۱: مثال کے طور پر اگر بچے کا پیٹ خراب ہو یا یرقان ہو یا نزلہ زکام ہو تو ماں کو گوشت، انڈا اور دالیں کھانے سے منع کیا جاتا ہے جس سے ماں کی صحت پر خراب اثر پڑتا ہے۔

۲: اگر بچوں میں سوکھے پن کی بیماری لاحق ہوتی ہے جسے عام طور پر ''بڑے سایہ'' سے تصور کیا جاتا ہے۔ تو ایسے حالات میں بچوں کو پرہیز والی خوراک دی جاتی ہے۔ جس سے بچے کی صحت پر مزید برے اثرات مرتب ہو جاتے ہیں۔

۳: اکثر بخار کے دوران مریض پر انڈا، مچھلی، دالیں اور ایسی بہت سی صحت بخش غذائیں بند کر دی جاتی ہیں جس سے صحت پر خطرناک حد تک برے اثرات پڑتے ہیں۔

۴: سردی کے موسم میں بعض پھل اور سبزی ظاہری طور پر ٹھنڈی معلوم ہوتی ہیں اور اکثر بچوں کو نہیں دی جائیں جن سے بچوں اور بڑوں کی صحت پر برے اثرات مرتب ہو جاتے ہیں۔ اسطرح گرمی کے موسم میں بھی بعض چیزیں ظاہری طور پر گرم نظر آتی ہیں۔ لہٰذا ان کو مضرِ صحت قرار دے کر کھانا ترک کر دیا جاتا ہے۔

☆☆☆☆

باب 3 خوراک کی تیاری

Food Preparation

س1: مندرجہ ذیل جملوں پر صحیح (✓) یا غلط (✗) کے نشان لگائیں۔

ا: مائیکرو ویو اوون مخصوص شعاعوں کی مدد سے کام کرتا ہے۔ ✓

ب: پکانے سے پہلے کے مراحل کو خوراک کی تیاری کہا جاتا ہے۔ ✓

ج: کاٹنے کا عمل بنیادی طور پر چار طرح کا ہوتا ہے۔ ✓

د: پانی میں پکانے کے عمل کو دم پزیری کہا جاتا ہے۔ ✗

ہ: خشک حرارت پر براہ راست کوئلوں پر خوراک پکانے کے عمل کو گرلنگ کہا جاتا ہے۔ ✓

س2: مندرجہ ذیل سوالوں کے مختصر جواب لکھیں۔

ا: خوراک کی تیاری کے بنیادی مراحل کے نام لکھیں۔

جواب: خوراک کی تیاری کے بنیادی مراحل مندرجہ ذیل ہیں۔

ا: پکانے سے پہلے کے مراحل

۱: صفائی ۲: چھیلنا اور کاٹنا

۳: تیاری کا عمل ۴: رکھنا اور ذخیرہ کرنا

س۲: نیم پختہ خوراک کی تیاری سے کیا مراد ہے؟

Ali Infoz 03101190027

Scanned with CamScanner

جواب: نیم پختہ خوراک کی تیاری کے لیے آگ کو آہستہ رکھتے ہوئے خوراک کی چیزیں ان پر رکھیں بعض لوگ آدھا پکا ہوا چیز کھاتے ہیں۔ جس کو اکثر اوقات ڈاکٹرز نے تجویز کیا ہوا ہوتا ہے۔ پکانے والا چیز نہ زیادہ پکا ہوا ہوتا ہے اور نہ زیادہ کچا مثلاً انڈے کو پانی میں تھوڑا جوش دے کر پکایا جاتا ہے یا کلیجی کو بھی عام طور پر کچا یا نیم پختہ پکایا جاتا ہے۔

س۳: پکوان کے مختلف طریقوں کے نام لکھیں۔

جواب: پکوان کے مختلف طریقوں کے نام یہ ہیں۔

۱: پکوان بذریعہ نم حرارت ۲: دم پزیری
۳: جوش بندی ۴: پکوان بذریعہ خشک خرارت
۵: تندور پزیری ۶: روسٹنگ ۷: باربی کیو
۸: تلنے کے ذریعے پکوان ۹: پکوان بذریعہ مائیکروویو اوون

س۴: تندور پزیری کی تعریف لکھیں۔

جواب: بند برتن یا خانے میں خشک اور گرم ہوا کے ذریعے پکانے کا عمل تندور پزیری یا بیکنگ کہلاتا ہے۔ یہ عمل زیادہ تر بیکری کی مصنوعات بنانے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔

س3: مندرجہ ذیل سوالوں کے تفصیلی جواب لکھیں۔

س۱: اشیاء خوراک کے انتخاب وخرید کے بنیادی اصول لکھیں۔

جواب: اشیاء خوراک کے انتخاب وخرید کے بنیادی اصول مندرجہ ذیل ہیں۔ ۱: ہمیشہ علاقائی اشیاء خریدنے چاہئے کیونکہ یہ سستی پڑتی ہیں۔

۲: ہمیشہ موسمی پھل اور سبزیاں خریدنی چاہئیں کیونکہ موسم میں نہ صرف وہ کم قیمت ہوتی ہیں بلکہ غذائیت کے اعتبار سے بہتر درجے کی ہوتی ہیں۔

۳: جب کسی شے کی طلب زیادہ اور رسد کم ہو تو اس کی قیمت بڑھ جاتی ہے ایسی صورت میں اس کا نعم البدل تلاش کرنا چاہئے۔

۴: خریداری لسٹ کے مطابق کرنی چاہئے یعنی خریداری سے پہلے لسٹ بنانا چاہیے۔

۵: چیزیں خاندان کی ضرورت کے مطابق خریدنی چاہئیں۔ زیادہ مقدار میں نہیں خریدنا چاہیے جو بعد میں خراب ہونے کا خدشہ ہو۔

۶: اشیاء خریدتے وقت دکاندار سے بحث ضرور کرنا چاہئے۔

۷: ٹی وی، یا دوسرے اشتہارات سے متاثر ہو کر کبھی بھی خریداری نہیں کرنی چاہئے۔

س۲: خوراک کی تیاری کے طریقوں کو تفصیلاً بیان کریں۔

جواب: خوراک کی تیاری سے مراد وہ تمام اُمور ہیں جن کی وجہ سے خوراک پکانے کے قابل ہو جاتی ہیں۔

تیاری کے چند بنیادی طریقوں میں اجزاء کو اکٹھا کرنا، تہہ لگانا، نیم پختہ کرنا اور جوس یا سرکے اور مصالحوں کے آمیزے یا مرکب میں ڈبونا شامل ہیں۔

۱) بیٹنگ (Beating):

آملیٹ یا کیک بنانے کے لیے اجزاء کو مخصوص طریقے سے مکس کرنے کے عمل کو بیٹنگ کہا جاتا ہے۔

س۳: کھانا پکانے کے مختلف طریقوں کی درجہ بندی مثالوں سے واضح کریں۔

جواب: خوراک کی تیاری کے طریقے مندرجہ ذیل ہیں۔

۱: پکوان بذریعہ نم حرارت:

نم حرارت سے پکوان سے مراد پانی، بھاپ، یا کسی مائع میں پکانے کا عمل ہے۔ پکوان کا یہ طریقہ دو طرح سے ہوتا ہے۔

ا) دم پزیری ب) جوش بندی

۲: پکوان بذریعہ خشک حرارت:

اس طریقے میں چیزیں بذریعہ گرم ہوا، گرم چکنائی یا گرم سیخ کے ذریعے پکائی جاتی ہیں اس کے تین طریقے ہیں۔

(الف) بیکنگ ب) روسٹنگ ج) گرلنگ

۳: تلنے کے ذریعے پکوان:

اشیاء خوراک کو چکنائی میں پکانے کے عمل کو تلنا کہتے ہیں۔ درمیانی درجہ حرارت پر کم چکنائی میں پکانے کے عمل کو کم چکنائی میں پکانا کہا جاتا ہے۔ مثلاً کباب، سموسہ اور پکوڑہ وغیرہ۔

۴: پکوان بذریعہ مائیکروویو:

یہ پکوان کا نہایت منفرد طریقہ ہے۔ جس میں مخصوص اوون میں اشیاء کو پگھل کر پکایا جا سکتا ہے۔

س۴: باورچی خانہ میں صفائی وحفاظت پر نوٹ لکھیں۔

جواب: باورچی خانے اور کھانے پینے کی اشیاء کی حفاظت سے مراد صفائی ستھرائی اور بچاؤ شامل ہے۔

۱: صفائی ستھرائی:

ہر وہ عمل جس کے ذریعے ہم خوراک کو محفوظ بنائیں صفائی ستھرائی کہلاتی ہے۔ باورچی خانے میں ہمیشہ صاف ستھرے کپڑے پہن کر کھانا بنانا چاہئے۔ باورچی خانے میں ضرورت پڑنے پر جراثیم کش ادویات بھی استعمال کرنے چاہئے۔ باورچی خانہ کی اچھے طریقے سے صفائی ستھرائی کی جائے کھانے پینے کی اشیاء ڈھانپ کر رکھی جائیں اور کچرے کو بروقت ضائع کر دینا چاہیے۔

۲: حفاظت:

باورچی خانے میں انتہائی احتیاط سے کام کرنا چاہئے۔ ہمیشہ معیاری برقی آلات اور دیگر مصنوعات خریدنی چاہئیں باورچی خانے میں ہمیشہ سوتی کپڑوں، جھاڑن اور تولیوں کا استعمال کرنا چاہئے۔ گرم دیگچی کو ہمیشہ خشک سوتی کپڑے سے اتارنا چاہئے۔ گرم تیل میں پانی کا چھینٹا کبھی نہیں دینا چاہئیں۔ ماچس، چھری اور چاقو ہمیشہ محفوظ اور بچوں سے دور مناسب جگہ پر رکھنے چاہئے۔ کھانے پینے کی چیزوں کو ہمیشہ ڈھک کر اور محفوظ جگہوں پر رکھنے چاہئے۔

☆☆☆☆☆

Ali Infoz 03010190027

Scanned with CamScanner

باب 5 خاندان اور بچوں کی نشوونما

ا: دیے گئے جملوں پر صحیح (✓) اور غلط پر (✗) کا نشان لگائیں۔

ا: کنبہ والدین کے گروہ کو کہتے ہیں۔ ✓

ب: خاندان تہنیتی بنیادوں پر مربوط نہیں ہو سکتا۔ ✗

ج: بچوں کے ارتقائی منازل کو خاندانی زندگی کا مدار کہا جاتا ہے۔ ✓

د: بچوں کی ابتدائی تعلیم خاندان کی نہیں بلکہ مدرسے کی ذمہ داری ہے۔ ✗

ہ: گھر جسمانی و ذہنی آرام و سکون کا مسکن ہے۔ ✓

۲: مندرجہ ذیل سوالوں کے مختصر جواب لکھیں۔

س ا: خاندان کی تعریف کریں۔

جواب: خاندان افراد کا ایسا مجموعہ ہے۔ جو شادی، خونی تعلق یا تہنیتی تعلق کے سبب اس طرح متحد ہو کہ وہ ایک منفرد گھرانہ تصور کیا جائے۔ خاندان ایک بنیادی معاشرتی ادارہ ہے۔ جس سے اس کے معاشرتی کردار جیسے شوہر، بیوی، ماں، باپ، بیٹا، بیٹی، بھائی اور بہن ظاہر ہوں اور اپنی مشترکہ کوشش سے تہذیب کو قائم رکھے۔

س ۲: مدار خاندان کے مختلف مراحل کے نام لکھیں۔

جواب: تحقیق کے مطابق مدار خاندان تین بڑے اور آٹھ چھوٹے مراحل پر مشتمل ہیں۔

۱) ابتدائی مرحلہ ۲) توسیعی مرحلہ ۳) تخفیفی مرحلہ

۳: توسیعی اور تخفیفی خاندان میں فرق بیان کریں۔

جواب: توسیعی خاندان:

یہ مرحلہ پہلے بچے کی آمد سے شروع ہوتا ہے۔ اور آخری بچے کے بالغ ہونے تک جاری رہتا ہے۔ یہ مرحلہ عموماً نوزائیدہ و شیر خوار بچوں والا کنبہ ہوتا ہے۔ اس کنبے میں عموماً بچے سکول جاتے ہیں۔ اور اس مرحلہ کی عمر پیدائش سے لیکر 20 سال تک رہتی ہے۔ اس میں بچے نوجوان ہوتے ہیں۔

تخفیفی خاندان:

یہ مرحلہ بچے کی ملازمت یا شادی سے شروع ہو کر آخری بچے کے گھر چھوڑنے تک رہتا ہے اور ماں باپ ابتدائی مرحلے کی طرح تنہا رہ جاتے ہیں۔ اس مرحلے میں بچے تعلیم سے فارغ ہو جاتے ہیں۔ اس میں اکثر بچوں کی شادی بھی ہو جاتی ہے۔ بچوں کو روزگار بھی ملتا ہے۔ اس دوران ریٹائرڈ بھی ہو جاتے ہیں یہ عموماً بڑھاپے کا دور ہوتا ہے۔

تفصیلی جوابات لکھیں۔

س 3: خاندان سے کیا مراد ہے۔ نیز مدار خاندان کے بارے میں تفصیلاً بیان کریں۔

جواب: خاندان افراد کا ایسا مجموعہ ہے۔ جو شادی، خونی تعلق یا تہنیتی تعلق کے سبب اس طرح متحد ہو کہ وہ ایک منفرد گھرانہ تصور کیا جائے۔ خاندان ایک بنیادی معاشرتی ادارہ ہے۔ جس سے اس کے معاشرتی کردار جیسے شوہر، بیوی، ماں، باپ، بیٹا، بیٹی، بھائی اور بہن ظاہر ہوں اور اپنی مشترکہ کوشش سے تہذیب کو قائم رکھے۔

خاندان کے اس نظامی سلسلے کو خاندانی زندگی کا مدار کہا جاتا ہے۔ جن کی تفصیل یہ ہے۔

۱) ابتدائی مرحلہ:

اس مرحلہ میں خاندان کی ابتداء ہوتی ہے۔ لڑکا اور لڑکی رشتہ ازدواج میں منسلک ہوتے ہیں۔ یہ دور ایک دوسرے کو سمجھنے اور منصوبہ بندی کرنے کا دور ہوتا ہے۔ اس مرحلے میں خاندان کا آغاز ہوتا ہے۔ اس میں لڑکی اور لڑکا بالغ اور عقل مند ہوتے ہیں۔

۲) توسیعی مرحلہ:

یہ مرحلہ پہلے بچے کی آمد سے شروع ہوتا ہے۔ اور آخری بچے کے بالغ ہونے تک جاری رہتا ہے۔ اس مرحلے میں بچے پیدا ہوتے ہیں۔ اور وہ پھر سکول جاتے ہیں۔ اس کا دورانیہ پیدائش سے 30 ماہ تک اور 6 سے 13 سال تک اور 13 سال سے 20 سال تک ہوتا ہے۔

۳) تخفیفی مرحلہ:

یہ دور بچے کی ملازمت یا شادی سے شروع ہو کر آخری بچے کے گھر چھوڑنے تک رہتا ہے۔ اور ماں باپ ابتدائی مرحلے کی طرح پھر تنہا رہ جاتے ہیں۔ یہ عمر کا آخری مرحلہ ہوتا ہے جو عموماً بڑھاپے کا دور ہوتا ہے۔

س ۴: بچے کی نشوونما میں خاندان کی اہمیت کو اپنے الفاظ میں لکھیں۔

جواب: بچے کی نشوونما میں خاندان کی اہمیت روز روشن کی طرح عیاں ہے۔ بچے کی نشوونما میں خاندان اہم حیثیت رکھتی ہے۔ گھر آرام، سکون اور پناہ کی علامت ہے۔ اس لئے ابتدائی چند سالوں کے دوران بچہ جو کچھ سیکھتا ہے وہ زندگی بھر کے لئے اپنا لیتا ہے۔

۱: خاندان بچے کی جسمانی ضروریات پورا کرتا ہے۔ یعنی خوراک پناہ، ذہنی سکون اور فلسفہ زندگی بنانے میں مدد دیتا ہے۔

۲: گھر بچے کی پہلی تجربہ گاہ ہوتی ہے جہاں سے اسے والدین کی رہنمائی سے دنیا میں رہنے سہنے کے طریقوں کے بارے میں آگاہی ملتی ہے۔

۳: گھر بچے کے لیے تعلیم و تدریس کا ادارہ ہے۔ جہاں اُسے اس دنیا میں اپنی ذات کے بارے میں سب سے پہلے معلومات ملتی ہیں۔

۴: گھر وہ مقام ہے جہاں ذہنی یا جسمانی تھکن کی صورت میں آرام و سکون ملتا ہے۔ اور بچہ اگلے دن کے لئے تازہ دم ہو جاتا ہے۔

۵: اگر ماں کی طبیعت خوشگوار ہو تو بچے کی طبیعت بھی خوشگوار ہوتی ہے۔

۶: گھریلو پریشانیوں اور والدین کے خشک رویے سے بچوں کی قوت اظہار متاثر ہوتی ہے۔

☆☆☆☆☆

باب 5 خاندانی تعلقات

ا: درج ذیل جملوں میں صحیح پر (✓) اور غلط پر (✗) کا نشان لگائیں۔

ا: افراد کے آپس میں سماجی و نفسیاتی تعلق کو خاندانی تعلقات کہتے ہیں۔ ✓

Ali Infoz 03101190027

Scanned with CamScanner

ب: اگر خاندان کبھی بحران کا شکار ہو جائے تو اس سے نکلنا ممکن ہو جاتا ہے۔ ✓

ج: بہن بھائیوں کے اچھے تعلقات کے لئے ان کے رویوں اور شخصیت کا ایک جیسا ہونا ضروری ہے۔ ✓

د: بہن بھائیوں کے مابین خوشگوار تعلقات صرف ان کی اپنی ذمہ داری ہے۔ ✗

ہ: افرادِ خانہ کی سماجی و نفسیاتی وابستگی خاندانی تعلقات کہلاتی ہیں۔ ✓

س۲: مندرجہ ذیل سوالوں کے مختصر جواب لکھیں۔

۱: خاندانی تعلقات کی تعریف لکھیں۔

جواب: خاندانی تعلقات سے مراد افرادِ خانہ کی آپس میں وابستگی اور سماجی نفسیاتی تعلق ہے۔ خاندان بنیادی طور پر والدین اور ان کے اپنے تہنیتی بچوں پر مشتمل ہوتا ہے۔ تاہم بعض اوقات ان لوگوں کے علاوہ دادا، دادی اور دوسرے رشتہ دار بھی شامل ہوتے ہیں۔

۲: ہر خاندان کا ماحول منفرد کیوں ہوتا ہے؟

جواب: ہر خاندان کا ماحول منفرد اس لئے ہوتا ہے۔ کہ بعض خاندان امیر ہوتے ہیں اور وہ امیرانہ شان و شوکت سے زندگی گزارنے کے قائل ہوتے ہیں جبکہ بعض خاندان تعلیم یافتہ ہوتے ہیں تو ان کے رہن سہن کا طریقہ بھی جدا ہوتا ہے۔ اس طرح بعض گھرانے غریب اور اَن پڑھ ہوتے ہیں تو ایسے خاندان کا ماحول جدا ہوتا ہے۔ خاندان کے باقی میاں بیوی خود دو الگ الگ ماحول کے پروردہ ہوتے ہیں اس لئے ان کے باہم اشتراک سے ہر خاندان کا اپنا منفرد ماحول بنتا ہے۔

۳: خاندانی تعلقات کو کون کون سے عوامل اثر انداز کرتے ہیں؟

جواب: خاندانی تعلقات کو اثر انداز کرنے والے عوامل مندرجہ ذیل ہیں۔

۱:	معاشرتی تہذیب	Social Norms
۲:	خانگی ماحول	Family Environment
۳:	معاشی کیفیت	Economic Factors
۴:	تعلیم	Education
۵:	بحران وغیرہ	Crises
۶:	بیرونی عوامل	(Outside Factors)

س3: مندرجہ ذیل کے مفصل جواب لکھیں۔

س۱: بچوں اور والدین کے تعلقات پر اثر انداز ہونے والے تمام عوامل کو تفصیلاً بیان کریں۔

جواب: بچوں اور والدین کے تعلقات پر اثر انداز ہونے والے عوامل درج ذیل ہیں۔

۱) معاشرتی تہذیب:

تہذیب سے مراد طرزِ زندگی ہے بزرگوں کا احترام و ہمدردی بچوں کے ساتھ نرمی کا برتاؤ بچیوں کے ساتھ خصوصی شفقت اور تربیت پر خصوصی توجہ نہ صرف اُسے پوری دنیا میں منفرد مقام دیتا ہے بلکہ اندرون خانہ آسودگی و خوشی کا باعث بھی بنتا ہے۔

۲) خانگی ماحول:

جن گھرانوں میں بچوں کی عزتِ نفس کی حفاظت ہوتی ہو۔ بچوں کے درمیان کسی قسم کی تفریق نہ کی جائے وہاں بچے عزت و احترام سیکھتے ہیں۔

۳: معاشی کیفیت:

معاشی کیفیت بچوں اور والدین کی باہمی تعلق پر براہ راست اثر انداز ہوتی ہے۔ جن گھرانوں میں والدین کی معاشی حالت خراب ہوتی ہے وہاں کا ماحول خوشگوار نہیں رہتا۔ اور اکثر بچوں اور والدین کے درمیان تعلقات کشیدہ اور ناخوشگوار رہتے ہیں۔

۴: تعلیم:

تعلیم ہی کی بدولت بچوں میں پیار اور محبت کے جذبات بڑھ جاتے ہیں تعلیم یافتہ والدین بچوں کی ہر خوشی کا خیال رکھتے ہیں اس طرح تعلیم یافتہ بچے بھی عموماً اپنے والدین کا احترام کرتے ہیں اور بھائیوں اور بہنوں کے درمیان خوبصورت رشتہ قائم رہتا ہے۔

۵: بحران:

جنگ، موت، قحط اور تباہ کاریاں خاندانی تعلقات کو بہت متاثر کرتی ہے۔ بے روزگاری ایک دوسرے سے ناراضگی اور لاتعلقی بھی گھر کی سلامتی کے لئے خطرہ بن سکتی ہے۔

س۲: بہن بھائیوں کے مابین تعلقات کو کیسے مضبوط و خوشگوار بنایا جا سکتا ہے؟

جواب: بہن بھائیوں کے مابین تعلقات کو خوشگوار بنانے میں والدین اہم کردار ادا کر سکتے ہیں۔ والدین چند اصول اپنا لے تو بہن بھائیوں کے مابین تعلقات خصوصی طور پر خوشگوار ہو سکتے ہیں۔

۱) والدین کو لڑکی اور لڑکے میں کوئی فرق نہیں کرنا چاہئے بلکہ سب بچوں کو یکساں توجہ و پیار دینا چاہئے۔

۲: اپنی استطاعت کے اندر تمام بچوں کو یکساں سہولیات مہیا کرنی چاہئیں۔

۳: بچوں کو ایک دوسرے کے سامنے کبھی نہیں ڈانٹنا چاہئے۔ ۴: تمام بچوں میں یکساں کام اور ذمہ داریوں کی تقسیم کرنی چاہئے تاکہ ہر بچے کو تفریح کا موقع مل سکے۔

۴: اکثر اوقات غصے میں کی ہوئی بات کے سنگین نتائج برآمد ہوتے ہیں لہٰذا ایسے حالات میں صبر و تحمل سے کام لینا چاہیے۔

۵: بہن بھائیوں کے درمیان دوستی قائم کرنی چاہئے۔ جس سے آپس میں تعلقات اچھے ہوتے ہیں۔

۶: غلطی کی صورت میں اپنی غلطی کا اعتراف کرنا چاہئے اس سے تعلقات خوشگوار رہتے ہیں۔

۷: چھوٹے چھوٹے اختلافات نظر انداز کیے جائیں تو لڑائی جھگڑے سے بچا جا سکتا ہے۔

Ali Imtiaz 03101790027

Scanned with CamScanner

۸: ایک دوسرے کو چھوٹی چھوٹی خوشیوں میں شریک ہونے اور تحائف کے تبادلے سے تعلقات پر خوشگوار اثر پڑتا ہے۔

س ۳: خاندانی تعلقات میں بچوں کا کیا کردار ہے؟

جواب: خاندانی تعلقات میں بچوں کا کردار بہت اہم ہے۔ بچے گھر کے رونق اور چہل پہل میں اضافہ کرتے ہیں۔

اکثر والدین بچوں کو غلط کام کرنے پر ڈانٹتے ہیں۔ ایسے حالات میں بچوں کو بُرا نہیں ماننا چاہیے۔ بلکہ خوش ہونا چاہیے کیونکہ والدین بچوں کی بہتری کے لیے یہ سب کرتے ہیں۔ خاندان میں محبت اور خوشی عموماً بچوں سے حاصل ہوتی ہے۔ بچے خاندان کا آخری سرمایہ اور والدین کا آخری سہارا ہوتے ہیں۔

گھر اور خاندان میں جتنے بھی خوشی کے مواقع ہیں وہ سب بچوں کی بدولت ہوتی ہیں۔ منگنی، ختم القرآن شادی اور بچوں کے پیدائش پر خوشی کا اظہار سب بچوں کی بدولت ہیں۔

☆☆☆☆

باب 6

ملبوسات و لوازمات کی منصوبہ بندی

1: مندرجہ ذیل جملوں میں مناسب الفاظ سے خالی جگہیں پر کریں۔

ا: مقررہ وقت میں ملبوسات اور دیگر لوازمات کی دستیابی کو وارڈ روب کہا جاتا ہے۔

۲: کم عمر بچوں کے لئے خود کپڑے سلوانے چاہئیں۔

۳: سنجیدہ طبیعت افراد کے ساتھ ہلکے رنگوں والے لباس اچھے لگتے ہیں۔

۴: لباس کی خریداری میں سب سے پہلے اہمیت رنگوں کی ہے۔

۵: جوتے کالے اور سُرخ رنگ کے لینے چاہئیں۔

س2: مندرجہ ذیل سوالوں کے مختصر جواب لکھیں۔

س ا: موسم کے لحاظ سے لباس کا انتخاب کیوں ضروری ہے؟

ج: موسم کی شدت کو دیکھ کر لباس خریدا جاتا ہے۔ تاکہ موسم کی شدت سے بچا جا سکے۔ گرمیوں میں ہلکے رنگ اور سوتی کپڑے جبکہ سردیوں میں گرم اونی کپڑے موزے اور ٹوپی وغیرہ کا استعمال کرنا چاہیئے گرمیوں میں ہمیشہ کھلے سلے ہوئے لباس مثلاً کھرتا وغیرہ ہی مناسب رہتے ہیں۔

س ۲: وارڈروب کی منصوبہ بندی کے اصولوں کے نام لکھیں۔

جواب: وارڈروب کی منصوبہ بندی کے اصولوں کے نام یہ ہیں۔

ا: عمر ۲: موسم یا آب وہوا ۳: تہذیب وروایات

۴: موقع محل کی مناسبت ۵: پیشے اور مشاغل کی نوعیت

۶: شخصیت

س ۳: ملبوسات کی خریداری میں سمجھداری کیوں ضروری ہے؟

جواب: ملبوسات کی خریداری میں سمجھداری اس لیے ضروری ہے۔ کہ اس سے آمدنی بھی کم خرچ ہوتی ہے اور بہتر ملبوسات بھی خریدے جا سکتے ہیں۔ وقت کی بچت ہوتی ہے اور تمام اہل خانہ کو موسم اور موقع کے مطابق عمدہ اور معیاری لباس بھی مل جاتی ہے۔ سمجھداری سے خریدی ہوئی لباس پائیدار اور خوبصورت بھی ہوتی ہے۔

س3: مندرجہ ذیل سوالوں کے مفصل جواب لکھیں۔

س ا: وارڈروب کی تعریف لکھیں۔ نیز وارڈروب کی منصوبہ بندی کے اصول کو تفصیلاً بیان کریں۔

جواب: وارڈ روب کا لفظی مطلب کپڑوں کی الماری ہے تاہم عام اصطلاح میں اس سے مراد کسی بھی فرد یا خاندان کے پاس مقررہ وقت میں دستیاب ملبوسات و دیگر لوازمات ہیں۔

وارڈروب کی منصوبہ بندی کے اصول مندرجہ ذیل ہیں۔

۱) عمر: کم عمر بچوں کے لئے ہلکے رنگ اور سادہ سلائی والے آرام دہ، نرم اور جاذب نظر کپڑے ہونے چاہئیں۔ بچوں کے کپڑوں پر آرائشی اشیاء لگاتے وقت اس بات کا خیال رکھے کہ وہ نقصان دہ نہ ہوں۔

۲) موسم یا آب وہوا: لباس ہمیشہ موسم یا جغرافیائی حالت کے مطابق پہننا چاہیے۔ گرمیوں میں ہلکے رنگ اور سوتی کپڑے جبکہ سردیوں میں گرم اونی کپڑے وغیرہ موزوں رہتے ہیں۔ گرمیوں میں ہمیشہ کھلے سلے ہوئے لباس مثلاً کھرتا وغیرہ جبکہ سردیوں میں درمیانے چست سلے ہوئے کپڑے استعمال کرنے چاہیئے۔

۳) تہذیب وروایات: لباس ہمیشہ تہذیب کے مطابق استعمال کیا جاتا ہے۔ مثلاً پنجاب میں گھگھرا اور چولی، خیبر پختونخوا میں کھلے گھیر دار شلوار اور لمبی فراک نما پشواز، بلوچستان میں لمبی کڑھائی شدہ قمیص کے ساتھ گھیر دار شلوار اور سندھ میں کڑھائی کی گئی قمیص کے ساتھ سوسی کی شلوار وغیرہ۔

۴) موقع محل کی مناسبت: لباس وہی پہننا چاہیے۔ جو موقع محل کے مطابق ہو۔ شادی بیاہ کی تقریبات میں جہاں شوخ اور بھڑکیلے ملبوسات سجتے ہیں۔ وہیں پر موت اور سوگ کے ماحول میں سادہ اور ہلکے رنگ کے لباس ہی پہننے چاہئیں۔

۵) پیشے اور مشاغل کی نوعیت: دفاتر، سکول، کالج یا اس طرح کے سنجیدہ پیشے سے وابستہ لوگوں کو ہمیشہ سادہ، آرام دہ اور ہلکے و مناسب رنگوں کے ملبوسات کا انتخاب کرنا چاہیے۔ گھریلو خواتین کے لیے آرام دہ اور سوتی ریشوں کے بنے ہوئے لباس انتخاب کرنا چاہیے۔ معمر افراد کو سادہ، آرام دہ اور ہلکے رنگوں کے لباس کا انتخاب کرنا چاہیے۔

۶) شخصیت: لباس شخصیت کا آئینہ دار ہوتا ہے۔ سنجیدہ طبیعت کے افراد کے ساتھ ہلکے رنگوں والے سادہ لباس اچھے لگتے ہیں۔ جبکہ شوخ و چنچل افراد کے ساتھ شوخ رنگ اور جدید فیشن والے ملبوسات بھلے معلوم ہوتے ہیں۔ موٹاپے کا شکار افراد کے لیے گہرے رنگ پہننے چاہئیں اگر رنگ گوری ہو تو شوخ رنگ اچھا لگتا ہے۔

س2: ملبوسات/لباس کی خریداری کرتے وقت کن کن باتوں کو مدنظر رکھنا چاہیے؟

جواب: ملبوسات کی خریداری کرتے وقت مندرجہ ذیل باتوں کا خیال رکھنا

Ali Infoz 03101190027

Scanned with CamScanner

چاہیے۔

۱) لباس کی خریداری میں سب سے پہلے رنگ کی اہمیت ہے لباس خریدنے سے پہلے موجودہ کپڑوں کو مدنظر رکھنا چاہیے۔ تا کہ کوئی رنگ دوبارہ نہ خریدا جائے۔

۲) لباس میں کچھ رنگ مثلاً کالا، بھورا، گہرا نیلا اور سفید ہمیشہ عمدہ لگتے ہیں۔

۳) جب پیسے کم ہوں تو ایک یا دو ایسے بہترین کپڑے خریدنے چاہئیں جو ہر فیشن میں مقبول ہوں۔

۴) سلے سلائے کپڑے نہ صرف مہنگے ہوتے ہیں بلکہ معیاری بھی نہیں ہوتے۔ وہ پیسے جو ان مہنگے ملبوسات پر خرچ ہوں گے وہ معیاری کپڑا خرید کر خود سینے میں زیادہ سستے اور پائیدار پڑتے ہیں۔

۵) مہنگے کپڑے خریدنے کے بجائے سادہ کپڑا خرید کر ان پر کڑھائی یا دیگر آرائشی اشیاء لگانے سے بھی خوبصورتی پیدا کی جاسکتی ہے۔

۶) ایسے جوتے خریدنے چاہیے جو نہایت آرام دہ اور عمر اور قد کاٹھ کے مطابق ہو۔

۷) بلاضرورت صرف پسند آ جانے پر کوئی لباس نہ خریدیں۔

۸) سفید کپڑے خریدتے وقت یہ دیکھنا ضروری ہے کہ کیا ڈھلنے اور استعمال کے بعد اس میں پیلا ہٹ تو نہیں آئے گی۔

☆☆☆☆☆

باب 7

کپڑوں کی دیکھ بھال اور حفاظت

Care and Storege or Clothing

س1: مندرجہ ذیل جملوں کو صحیح الفاظ سے پر کریں۔

ا) قدرتی ریشوں سے بنے ملبوسات کی دھلائی میں پانی کا درجہ حرارت زیادہ اہم ہوتا ہے۔

ب) اونی کپڑوں کو ہمیشہ ٹھنڈے پانی سے دھونا چاہیے۔

ج) کپڑوں پر آگے پیچھے استری پھیرنے کا عمل استری کہلاتا ہے۔

د) سادہ سوتی کپڑے سورج میں سکھانے چاہئیں۔

ھ) دوہری سلائی والے ملبوسات کو دونوں اطراف سے استری کرنا چاہیے۔

س2: مندرجہ ذیل سوالوں کے مختصر جواب لکھیں۔

س۱: میلے اور صاف کپڑوں کو الگ رکھنا کیوں ضروری ہے؟

جواب: میلے اور صاف کپڑوں کو ایک ساتھ نہیں رکھنا چاہیے۔ اس طرح صاف کپڑے بھی بدبودار ہو جاتے ہیں۔ یا ان میں چتیاں پڑ جاتی ہیں۔ لہٰذا صاف اور میلے کپڑوں کو ایک ساتھ مت رکھیں۔

س۲: استری کرنے اور پریسنگ میں کیا فرق ہے؟

جواب: پریسنگ: جب استری کو کپڑے پر رکھ کر اس طرح دبایا جائے کہ اس میں تہیں پلیٹ پڑ جائے تو اسے پریسنگ کہا جاتا ہے۔ پریسنگ کے لیے بھاپ والی استری زیادہ مناسب رہتی ہے۔

استری کرنا: استری سے مراد یہ ہے کہ جب استری کو آگے پیچھے کپڑے پر اس طرح پھیرا جائے کہ اس کی تمام شکنیں ہموار ہو جائیں استری خشک کئے گئے کپڑوں کے لیے مناسب رہتی ہے۔

س۳: استری کرنے کا صحیح طریقہ کون سا ہے۔

جواب:

۱) استری ہمیشہ کپڑوں کی الٹی طرف سے شروع کرنی چاہیے تا کہ ہر بخیہ اپنی جگہ پرفٹ ہو جائے۔

۲) تمام جوڑوں کو مناسب طریقے سے استری کرنا چاہیے تا کہ ان کی شکنیں ہموار ہو سکیں۔

۳) دوہری سلائیوں یا بخیوں والے تمام حصوں کو دونوں اطراف سے استری کرنا چاہیے۔

۴) کپڑے کو ہمیشہ اس کے بناوٹ کی سمت استری کرنا چاہیے بصورت دیگر ان کی شکل خراب ہونے کا خدشہ ہوتا ہے۔

۵) استری کرنے کے فوراً بعد کپڑوں کو ہینگرز یا الماری میں رکھ دینا چاہیے تا کہ کپڑے شکن آلود نہ ہوں۔

س۴: ملبوسات کی دیکھ بھال کتنی قسم کی ہوتی ہے؟

جواب: ملبوسات کی دیکھ بھال کی مندرجہ ذیل اقسام ہیں۔

۱) روزانہ دیکھ بھال۔ ۲) کپڑوں کی ہفتہ وار دیکھ بھال

۳) کپڑوں کی موسمی دیکھ بھال

س۵: کپڑوں کا موسمی تحفظ کیوں ضروری ہے؟

جواب: کپڑوں کا موسمی تحفظ نہایت ہی ضروری ہے۔ اس سے کپڑے محفوظ رہتے ہیں۔ کیڑا لگنے کا خطرہ نہیں ہوتا۔ کپڑوں کی عمر بڑھ جاتی ہے۔ موسمی تحفظ کے ذریعے ہم کپڑوں کو دیر تک استعمال کرنے کے قابل بناتے ہیں۔ سویٹر عموماً موسم گرما میں خراب ہو جاتے ہیں لیکن موسمی تحفظ کی بدولت اس کو محفوظ رکھا جاسکتا ہے۔

3: مندرجہ ذیل سوالوں کے تفصیلی جواب لکھیں۔

س۱: کپڑوں کی دیکھ بھال کیوں ضروری ہے؟ کپڑوں کی دیکھ بھال کن کن طریقوں سے کی جاسکتی ہے۔

جواب: کپڑوں کی دیکھ بھال: اگر کپڑوں کی صحیح دیکھ بھال ہوگی تو کپڑے نہ صرف زیادہ دیر تک پائیدار رہیں گے بلکہ پہننے سے شخصیت بھی نکھرے گی۔ کپڑوں کی دیکھ بھال سے خاصی بچت ہوتی ہے۔ کیونکہ نئے کپڑے خریدنے اور سلانے پر بھاری خرچہ آتا ہے۔ کپڑوں کی دیکھ بھال سے وقت کی بھی بچت ہوتی ہے۔

کپڑوں کی دیکھ بھال کے طریقے: کپڑوں کی دیکھ بھال کے طریقے مندرجہ ذیل ہیں۔

۱) **روزانہ دیکھ بھال:** کپڑوں کی روزانہ دیکھ بھال میں ان کو مناسب طریقے سے پہننا، پہننے کے دوران اتارنے کے بعد ان کا خیال رکھنا شامل ہے۔ اُتارنے کے بعد کپڑوں کو تھوڑی دیر کھلی اور تازہ ہوا میں ڈالنا چاہیے۔

۲) **کپڑوں کی ہفتہ وار دیکھ بھال:** کپڑوں کی ہفتہ وار دیکھ بھال کرتے

Ali Infoz 03101190027

Scanned with CamScanner

وقت کپڑوں کو درکار ضروری مرمت کی جائے کپڑوں پر داغ دھبوں کو مناسب طریقے سے صاف کر لینا ضروری ہے۔

۳) **کپڑوں کی موسمی دیکھ بھال:** موسمی دیکھ بھال سے مراد دراصل کپڑوں کو مناسب طریقے سے محفوظ کرنے سے ہے۔ کپڑوں کو محفوظ رکھنے سے پہلے دھونا چاہیے کپڑوں کو ہمیشہ مخصوص صندوقوں، ڈبوں اور خانوں میں رکھ دینا چاہیے۔ اونی کپڑوں کو کیڑوں سے بچاؤ کے لیے ان میں فینائل کی گولیاں ڈال دینی چاہئیں، سویٹر کو تہہ کر کے رکھنا چاہیے۔

س۲: کپڑوں یا ملبوسات کو محفوظ کرنا کیوں ضروری ہے؟

جواب: کپڑوں یا ملبوسات کو محفوظ کرنا اس لئے ضروری ہے۔ کہ یہ نقصان دہ چیزوں یعنی کیڑے مکوڑوں سے محفوظ رہے۔ آگ اور دھوپ سے محفوظ رہے۔ اس طرح کرنے سے کپڑوں کی عمر بڑھ جاتی ہے اور زیادہ دیر تک کار آمد ہو سکتے ہیں۔ کپڑوں کی دیکھ بھال سے خاصی بچت ہوتی ہے۔ اسلئے کپڑوں یا ملبوسات کو محفوظ رکھنا اشد ضروری ہے۔

کپڑوں کے موسمی تحفظ کے چند اصول:

۱: سنبھالنے سے پہلے کپڑوں کو دھو کر رکھنا چاہیے۔

۲: پلاسٹک تھیلوں میں ملبوسات کو کیڑوں سے محفوظ کیا جا سکتا ہے۔

۳: کیڑوں سے بچنے کے لئے فینائل کی گولیاں استعمال کی جا سکتی ہیں۔

۴: ملبوسات کو خشک، تاریک اور صاف ستھری جگہوں پر محفوظ کرنا چاہیے۔

۵: اگر کپڑے زیادہ اور جگہ کم ہو تو کپڑوں کو اس طرح تہہ لگانی چاہیے کہ بڑے اور وزنی کپڑے نیچے اور ہلکے اور چھوٹے کپڑے بتدریج اوپر رکھے جائیں۔

۶: بنیان، جرابیں، رومال وغیرہ سب سے اوپر رکھنی چاہئیں۔

۷: جوتوں، جرابوں، بوٹوں اور دستانوں کو بھی صاف ستھرا اور خشک کر کے الگ خانوں یا تھیلوں میں محفوظ کرنا چاہیے۔

۸: جوتوں کو پالش کر کے ان کے مذکورہ ڈبوں یا مخصوص دراز خانوں میں رکھنا چاہیے۔

☆☆☆☆

باب 8 آرٹ اینڈ ڈیزائن

Art and Design

س1: مندرجہ ذیل میں سے درست جواب کا انتخاب کریں۔

۱) ڈیزائن میں مختلف عناصر کی ---- کی جاتی ہے۔
(پیمائش، درجہ بندی، منصوبہ بندی☑)

۲) خطوط کے مختلف طریقوں ------ سے ڈیزائن بنتا ہے۔
(مستطیل، ☑امتزاج، ترتیب)

۳) دو خطوط جب مختلف زاویوں سے ملیں تو ---- بنتا ہے۔
(سطح، تناسب، شکل یا وضع☑)

۴) ایک بنیادی اور ایک ثانوی رنگ کے ملاپ سے ------ بنتے ہیں۔
(ثانوی رنگ، ☑درمیان رنگ، دوہرے ثانوی رنگ)

۵) مشابہہ اشیاء کی ترتیب کو ----- کہا جاتا ہے۔
(تناسب، توازن، ہم آہنگی)

2: مندرجہ ذیل سوالوں کے مختصر جواب لکھیں۔

س۱: ڈیزائن کی تعریف کریں۔

جواب: مادے کو کسی شکل میں ڈھل جانے کی وضع کو ڈیزائن کہتے ہیں۔ کسی بھی چیز کی بناوٹ اس کا ڈیزائن کہلاتی ہے۔ ڈیزائن وہ مرکب ہے جس میں خطوط، اشکال، حجم، رنگت یا سطح کی منصوبہ بندی کی جاتی ہے۔

س۲: توازن کتنے قسم کا ہوتا ہے؟

جواب: توازن سے مراد ترتیب ہے جو نگاہوں کے لئے آرام، سکون اور اطمینان کا باعث بنے۔ آرٹ میں توازن چیزوں کو قوتِ کشش اور وزن سے لگایا جاتا ہے توازن دو قسم کا ہوتا ہے یعنی رسمی توازن اور غیر رسمی توازن۔

س۳: تسلسل کتنے طریقوں سے پیدا کیا جا سکتا ہے۔

جواب: تسلسل سے مراد نگاہ کی مسلسل اور نرم حرکت ہے تاکہ وہ ایک سرے سے دوسرے سرے تک گھوم کر واپس آ جائے۔ کسی بھی سجاوٹ میں تسلسل چار طریقوں سے پیدا کیا جا سکتا ہے۔

ا) بار بار دہرانے سے۔

ب) سائز کو بتدریج بڑھانے سے۔

ج) مسلسل خطوط سے چیزوں کو ملانے سے۔

د) مرکز سے پھیلتے ہوئے خطوط کے ذریعے سے۔

س3: مندرجہ ذیل سوالوں کے تفصیلی نوٹ لکھیں۔

س۱: ڈیزائن کے مختلف عناصر کے بارے میں لکھیں۔

جواب: ڈیزائن کی تعمیر میں استعمال ہونے والے عناصر دو طرح کے ہیں بصری اور مادی۔

ڈیزائن کے عناصر مندرجہ ذیل ہیں۔

۱) **خطوط:**۔ کسی بھی ڈیزائن کی تشکیل میں خطوط بنیادی حیثیت رکھتے ہیں ان خطوط کے مختلف طریقوں سے ملاپ سے ڈیزائن وجود میں آتا ہے۔

خطوط کی اقسام مندرجہ ذیل ہیں۔

عمودی خطوط، افقی خطوط، ترچھے خطوط، قوسی خطوط، زگ زیگ خطوط، وغیرہ

۲) **وضع یا شکل:**۔ جب دو یا دو سے زیادہ خطوط مختلف زاویے سے ملتے ہیں تو کوئی شکل، یا ڈیزائن وجود میں آتا ہے۔ مثلاً مستطیل اشکال، مثلث، مخمس، مسدس، گول، بیضوی، اشکال اور کیف نما اشکال۔

۳) **سطح:** ہر مادہ اپنی خاص سطح کا حامل ہوتا ہے۔ یہ سطح چھونے یا دیکھنے سے محسوس کیا جا سکتا ہے مثلاً کھردری نرم، ملائم، موتی یا پتلی وغیرہ۔

۴) **رنگ:** رنگ شوخ دھندلے یا ہلکے بھی ہوتے ہیں یہ چیزوں کو روشن، تاریک، وزنی، یا ہلکا چھوٹا یا بڑا دکھائی دینے کا تاثر بھی پیدا کرتے ہیں رنگوں کی مندرجہ ذیل اقسام ہیں۔

Ali Infoz 03101900027

Scanned with CamScanner

ا: بنیادی رنگ   ب: ثانوی رنگ

ج: درمیانی رنگ   د: دوہرے ثانوی رنگ

س۲: اصول ڈیزائن سے کیا مراد ہے؟ آرٹ و آرائش کے کون کون سے اصول ہیں۔

جواب: اصول ڈیزائن: ڈیزائن بناتے وقت اس کا تخلیق کار نہ صرف اس کے عناصر مثلاً خطوط، وضع اور رنگوں کو مختلف طریقے سے استعمال کرتا ہے بلکہ ان عناصر کو مناسب صحیح اور ترتیب سے بھی استعمال کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ تا کہ اس کی تخلیق قابل ستائش ہو۔ عناصر کے اس مناسب اور صحیح ترتیب سے استعمال کو ڈیزائن کا اصول کہا جاتا ہے۔

آرٹ و آرائش کے اصول مندرجہ ذیل ہیں:

ہم آہنگی:

ہم آہنگی سے مراد خیالات یا اشیاء کو اس ترتیب دینے سے ہے کہ وہ تمام اشیاء ایک دوسرے سے متعلق اور ہم آہنگ دکھائی دیں ہم شکل ہم رنگ، ہم وضع اشیاء ماحول میں یکسانیت پیدا کرتی ہیں۔

۲: توازن:

توازن سے مراد وہ ترتیب ہے جو نگاہوں کے لئے آرام سکون اور اطمینان کا باعث ہیں توازن چیزوں کو قوت کشش اور وزن سے لگایا جاتا ہے۔ توازن دو قسم کا ہوتا ہے۔ یعنی رسمی توازن اور غیر رسمی توازن۔

۳: نمایاں کرنا:

نمایاں کرنے سے مراد ظاہری ہیت کے اعتبار سے منتخب کرنا یا سجانا ہے آرائش کی تمام اشیاء جو رنگ، وضع یا جسم میں باقی چیزوں سے مختلف خصوصیت کی حامل ہوں۔ ان کو نمایاں کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔

۴: تسلسل:

تسلسل سے مراد نگاہ کی مسلسل اور نرم حرکت ہے تا کہ وہ ایک سرے سے دوسرے سرے تک گھوم کر واپس آ جائے یا آرائش کے رقبے پر گھوم آئے۔

۵: تناسب:

اشیاء یا چیزوں کے درمیان تعلق اور وابستگی کے ذریعے یک جہتی پیدا کرنے کو تناسب کہا جاتا ہے۔ جب چیزوں کو اکٹھا کر کے ترتیب دیا جاتا ہے تو خود بہ خود اس میں اچھا یا برا تناسب پیدا ہو جاتا ہے۔

س۳: روزمرہ زندگی میں ڈیزائن کے عناصر و اصول کی کیا اہمیت ہے؟

جواب: روزمرہ زندگی میں ڈیزائن کے عناصر و اصول کی بہت زیادہ اہمیت ہے ہم اپنے گھروں میں کمروں کو اور کمروں میں چیزوں کو ایک خاص ترتیب سے رکھتے ہیں۔ جب یہ ترتیب درست ہو۔ موقع اور محل کے مطابق ہو تو کمرے کی خوبصورتی میں اضافہ ہوتا ہے۔ اور تمام چیزیں خوبصورت نظر آتے ہیں۔ اگر کوئی چیز بذات خود بہت خوبصورت ہو یا خوبصورت ڈیزائن والی ہو تو اس پر مزید سجاوٹ نہیں کرنی چاہیے۔

باب 9 اقدار و مقاصد

Value and Goals

سوال 1: مندرجہ ذیل جملوں کو درست الفاظ سے پر کریں۔

۱) ہمارے روزمرہ کے تجربات ہمارے لئے مقاصد کا تعین کرتے ہیں۔

۲) وہ تجربات جو سکون قلب و اطمینان کا باعث ہوں ہماری اقدار ہوتی ہیں۔

۳) جب کسی خواہش کے حصول کے لئے جدوجہد کی جائے تو وہ مقصد بن جاتا ہے۔

۴) شخصی پسند و ناپسند قدر و اقدار کہلاتے ہیں۔

۵) مقررہ وقت میں ترجیحات کے حصول کم مدت مقاصد کہلاتے ہیں۔

2: مندرجہ ذیل سوالوں کے مختصر جواب لکھیں۔

س۱: اقدار کی تعریف لکھیں۔

جواب: اقدار (Values) ہر وہ تجربہ، حالات، یا اشیاء جو اطمینان قلب اور سکون کی ضامن ہوں اقدار کہلاتی ہیں۔ یا ہر وہ جذبہ جو ہمارے رہن سہن، پسند ناپسند اور مقاصد پر اثر انداز ہو اقدار کہلاتی ہیں۔

س۲: مقاصد کتنی قسم کے ہوتے ہیں؟

جواب: مقاصد تین اقسام کے ہوتے ہیں۔

۱۔ فوری مقاصد Immediate goals

۲۔ کم مدت کے مقاصد Short Term Goals

۳۔ لمبی مدت کے مقاصد Long Term goals

س۳: اجتماعی اقدار کے نام لکھیں۔

جواب: کسی گروہ یا کنبے کی مشترکہ اقدار جن کا انحصار اس گروہ کے رسم و رواج پر ہو اجتماعی اقدار کہلاتے ہیں۔ یہ اجتماعی اقدار تین طرح کی ہوتی ہیں۔

ا۔ کنبے کی اقدار، ب۔ معاشرتی اقدار، ج۔ مذہبی اقدار

س۴: لمبی مدت کی دو مثالیں بیان کریں۔

ج: یہ ایسے مقاصد ہیں جن کے حصول کے لئے مدت یا وقت کا کوئی تعین نہیں ہوتا۔ مثلاً بچوں کی تعلیم، شادی بیاہ گھر یا مکان بنانے، جائیداد بنانے کے مقاصد تھوڑے غیر یقینی مقاصد ہوتے ہیں۔ مقاصد چاہے فوری ہوں یا لمبی مدت کے۔ جدوجہد سے حاصل ہوتے ہیں۔ اور مقصد وہی حاصل ہو سکتا ہے جس کے حصول کے لئے کوشش اور جدوجہد کی جائے۔

س3: مندرجہ ذیل سوالوں پر مفصل نوٹ لکھیں۔

س۱: اقدار کی اہمیت اور اقسام کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں۔

جواب: اقدار: ہر وہ تجربہ، حالات، اشیاء جو اطمینان قلب اور سکون کی ضامن ہوں اقدار کہلاتی ہیں۔

اقدار کی اقسام مندرجہ ذیل ہیں:

۱) انفرادی اقدار:

ہر انسان کی ذاتی پسند و ناپسند اور ترجیحات ہوتی ہیں۔ مثلاً گھر میں بہن بھائی میں سے ایک کا ڈاکٹر اور دوسرے کا آرٹسٹ بن جانا ان کے لئے زیادہ سکون بخش ثابت ہو سکتا ہے۔ اگر چہ والدین ان کو خاندانی تجارت و

Ali Infoz 03101190027

Scanned with CamScanner

کاروبار میں لگانا چاہتے ہوں۔

۲) اجتماعی اقدار:

کسی گروہ یا کنبے کی مشترکہ اقدار جن کا انحصار اس گروہ کی رسم و رواج پر ہو اجتماعی اقدار کہلاتا ہے۔ اکثر اوقات اجتماعی اقدار زیادہ اہمیت رکھتی ہیں۔ یہ اجتماعی اقدار تین طرح کی ہوتی ہیں۔

کنبے کی اقدار، معاشرتی اقدار، مذہبی اقدار

س۲: مقاصد کی تعریف بیان کریں۔ نیز مقاصد کے حصول میں اقدار وسائل کی اہمیت بیان کریں۔

ج: مقاصد: بعض خواہشات نہایت اہم ہوتی ہیں۔ یہ ہماری زندگی کے لئے نہایت اہم ہوتے ہیں۔ ان خواہشات کے حصول کے لئے ہم کوشش شروع کر دیتے ہیں۔ اور یہ خواہشات ہمارے مقاصد بن جاتی ہیں۔

مقاصد کی اقسام مندرجہ ذیل ہیں:

۱) فوری مقاصد ۲) کم مدت کے مقاصد ۳) لمبی مدت کے مقاصد:

مقاصد کے حصول میں اقدار و وسائل کی اہمیت:

مقاصد کے حصول میں اقدار و وسائل کو بہت اہمیت حاصل ہے۔ کیونکہ وسائل کو دیکھ کر ہی مقاصد پورے ہو سکتے ہیں۔ جن لوگوں کے پاس وسائل زیادہ ہوتے ہیں۔ ان کے بچے اکثر اچھے سکولوں میں تعلیم حاصل کر کے اعلیٰ تعلیم یافتہ بن جاتے ہیں بعض اوقات لوگ اپنے وسائل سے زیادہ بچوں کی تعلیم پر خرچ کرتے ہیں اور پھر ان کو معاشی بحران کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اور بچوں کی تعلیم بھی ادھوری رہ جاتی ہے۔ اس طرح اکثر لوگ اپنے وسائل و ذرائع کو مدنظر رکھے بغیر اپنے مقاصد کا تعین کر لیتے ہیں اور نتیجتاً پریشانی اٹھاتے ہیں۔

باب 10 فیصلہ سازی

Decision Making

سوال ا: مندرجہ ذیل میں سے صحیح پر (✓) اور غلط پر (✗) کا نشان لگائیں۔

۱) تردید و انتخاب کے عمل کو فیصلہ کیا جاتا ہے۔ ✓

۲) اقدار مقاصد کا تعین تو کرتی ہے لیکن فیصلے پر اثر انداز نہیں ہوتیں۔ ✗

۳) فیصلہ سازی کا کم علمی سے کوئی تعلق نہیں۔ ✓

۴) اچھے فیصلے اچھے انتظام کے لئے ضروری ہوتے ہیں۔ ✓

۵) فیصلہ سازی کرتے وقت ذرائع، وسائل کو مدنظر رکھنا ضروری ہوتا ہے۔ ✓

س2: مندرجہ ذیل سوالوں کے مختصر جواب لکھیں۔

س۱: فیصلہ سازی کی تعریف لکھیں۔

جواب: فیصلہ سازی سے مراد ایسا ذہنی عمل ہے جو سوچ سمجھ اور تجربات پر مشتمل ہو۔ تردید و انتخاب کے عمل کو فیصلہ کہا جاتا ہے۔ فیصلہ سازی کا عمل فرد اور خاندان کی ذہنی جسمانی نشوونما پر اثر انداز ہو سکتا ہے۔

س۲: فیصلہ سازی کے عمل کے مختلف مراحل کے نام لکھیں۔

ج: فیصلہ سازی کے عمل کے مختلف مراحل کے نام یہ ہیں۔

ا۔ مسئلے کا تجزیہ کرنا

Identifing Problems

ب۔ مناسب حل تلاش کرنا

Solution Identifying Probable

ج۔ مناسب حل کا انتخاب

Selecting Suitable Solution

س۳: فیصلہ سازی کے عمل میں مسئلے کا تجزیہ کیوں ضروری ہوتا ہے؟

جواب: کوئی بھی فیصلہ کرنے سے پہلے مسئلے کا ذہن میں واضح ہونا ضروری ہوتا ہے تاکہ اس کے حل کی ضرورت و نوعیت واضح ہو سکے اور اس کے لئے دانش مندی سے کام لیا جائے۔ اس کے ساتھ ہی اس مسئلے کے پیدا ہونے کی وجوہات کے بارے میں جاننا بھی ضروری ہے تاکہ اس کا مناسب تجزیہ کیا جا سکے۔

س3: مندرجہ ذیل سوالوں کے تفصیلی جواب لکھیں۔

س ا: فیصلہ سازی کی اہمیت کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟ جواب مثالوں سے واضح کریں۔

ج: فیصلہ سازی کا عمل فرد اور خاندان کی ذہنی، جسمانی نشوونما پر بہت زیادہ اثر انداز ہو سکتا ہے۔ زندگی کے ہر مرحلے اور ہر عنصر میں فیصلہ سازی کی اہمیت نمایاں ہے فیصلے نہ صرف فرد و کنبہ پر بلکہ گھر سے باہر معاشرے پر بھی اثر انداز ہو سکتے ہیں۔ اچھے فیصلے اچھے انتظام کو جنم دیتے ہیں مثلاً اکثر خاندان میں بچوں کی تعلیم و تربیت پر زور دیا جاتا ہے۔ جو کہ ایک بہترین عمل ہے۔ اس کے خاطر خواہ نتائج برآمد ہوتے ہیں۔ اس طرح غلط فیصلے پریشانی اور بدانتظامی کا سبب بنتے ہیں۔ مثلاً۔ اکثر خاندان کے بزرگ بچپن میں بچوں کے رشتے بغیر سوچ کے طے کر لیتے ہیں۔ جو بعد میں بہت بڑی کشیدگی کا سبب بنتی ہیں۔

س۲۔ فیصلہ سازی کے عمل کو مفصل بیان کریں۔

جواب: فیصلہ سازی کا عمل درجہ ذیل اقدامات پر مشتمل ہوتا ہے۔

ا۔ مسئلے کا تجزیہ کرنا: کوئی بھی فیصلہ کرنے سے پہلے مسئلے کا ذہن میں واضح ہونا ضروری ہوتا ہے۔ تاکہ اس کے حل کی ضرورت و نوعیت واضح ہو سکے اور اس کے لئے دانش مندی سے کام لیا جائے۔ اس کے ساتھ ہی اس مسئلے کے پیدا ہونے کی وجوہات کے بارے میں جاننا بھی ضروری ہے تاکہ اس کا مناسب تجزیہ کیا جا سکے۔

۲۔ مناسب حل تلاش کرنا: یہ دوسرا مرحلہ ہے اس مرحلے میں تمام دستیاب ذرائع طریقہ کار یا عمل کو زیر نظر لایا جاتا ہے۔

۳۔ مناسب حل کا انتخاب کرنا: ہر مرحلہ انتخاب و تردید پر مبنی ہوتا ہے جس میں فیصلہ کرنے والا سامنے موجود ہر حل کا الگ الگ تجزیہ کرتا ہے۔ اور ایک دوسرے کے ساتھ ان کا موازنہ کرتا ہے۔ اور یہ عمل اس وقت تک جاری رہتا ہے۔ جب تک آخری اور حتمی حل کا انتخاب نہیں کر لیا جاتا۔

Ali Infoz 03101900027

Scanned with CamScanner

س3: فیصلہ سازی پر اثر انداز ہونے والے عوامل کو مثالوں سے واضح کریں۔

جواب: فیصلہ سازی کے عمل پر اثر انداز ہونے والے عوامل مندرجہ ذیل ہیں۔

۱) اقدار و مقاصد: ہمارے اقدار نہ صرف مقاصد کا تعین کرتی ہیں بلکہ ان کے حصول کے لئے کئے گئے مختلف فیصلوں کو بھی متاثر کرتی ہیں مثلاً خاندانی اقدار ہمارے ذاتی فیصلوں کو متاثر کرتی ہیں۔

۲) انفرادی فیصلے: ویسے تو انفرادی فیصلوں کی بہت اہمیت ہے کیونکہ اس سے نہ صرف وقت اور توانائی کی بچت ہوتی ہے بلکہ ایک فرد کو اپنے آپ پر اعتماد حاصل ہوتا ہے۔ تاہم بعض اوقات کم علمی کی وجہ سے ذاتی رائے اور فیصلہ نقصان کا باعث ہو سکتا ہے۔

۳) اجتماعی یا مشترکہ فیصلے: اجتماعی فیصلے پسند و ناپسند سے اثر پذیر ہوتے ہیں تاہم اگر مشترکہ فیصلوں کو ذاتی رائے پر فوقیت دی جائے تو بہتر ہوتا ہے۔

۴) صلاحیت: فیصلہ کرنے والے کی صلاحیت فیصلہ سازی کے عمل پر اثر انداز ہوتی ہے۔ اکثر اوقات کم علمی اور جلد بازی کے سبب ناقابل تلافی نقصان ہو جاتا ہے

۵) ذرائع و وسائل: فیصلہ سازی کرتے وقت ذرائع و وسائل تک رسائی کو ضرور مدنظر رکھنا چاہیے بعض فیصلے غیر حقیقت پسندانہ اس وقت ہو جاتے ہیں جب فیصلہ کرنے والے بغیر سوچے سمجھے ایسے وسائل کا انتخاب کر لیتے ہیں جو یا تو اُن کی دسترس میں نہیں ہوتے یا انہیں مہیا نہیں ہوتے۔

☆☆=☆=☆☆

Ali Infoz 03101190027

Scanned with CamScanner